سوال

(210)پیر کے حج نہ کرنے سے مرید سے حج کا سقوط؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک صاحب سے کہا : آپ مالدار ہیں مگر حج نہیں کرتے ؟ موصوف نے جواب دیا : چونکہ پیر و مرشد نے (استطاعت ہونے کے باوجود) ابھی تک حج نہیں کیا اس لیے مجھ پر حج فرض نہیں!پیر اگر حج نہ کرے تو کیا اس کے صاحبِ استطاعت مریدوں پر بھی حج فرض نہیں ہوتا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صاحب استطاعت مسلمان پر حج فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فيهِ ءايـٰتٌ بَيِّنـٰتٌ مَقامُ إِبر‌ٰهيمَ وَمَن دَخَلَهُ كانَ ءامِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النّاسِ حِجُّ البَيتِ مَنِ استَطاعَ إِلَيهِ سَبيلًا وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ العـٰلَمينَ ٩٧ ... سورة آل عمران

''اس میں واضح نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے، اس میں جو آجائے امن والا ہو جاتا ہے، اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔''

استطاعت میں پیر و مرشد کا حاجی ہونا شامل نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا :

(ایها الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا) (مسلم، الحج، فرض الحج مرة فی العمر، ح : 1337)

''لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہذا تم حج کرو۔''

ایک لمبی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں :

(وتحج البیت ان استطعت الیه سبیلا) (ایضا، الایمان، ح : 8)

''اگر تجھے بیت اللہ کی طرف جانے کی طاقت ہے تو اس کا حج کر۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(من أراد الحج فليتعجل فإنه قد يمرض المريض، وتضل الضالة، وتعرض الحاجة) (ابن ماجة، المناسك، الخروج الى الحج، ح: 2883)

''جو حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ جلدی کرے کیونکہ آدمی بیمار بھی ہوسکتا ہے، سواری ہاتھوں سے نکل سکتی ہے یا کوئی اور حاجت رکاوٹ بن سکتی ہے۔''

امام ابن قدامہ نے لکھا ہے :

(واجمعت الامة على وجوب الحج على المستطيع فى العمر مرة واحدة) (المغنى 6/5)

''صاحبِ استطاعت پر عمر میں ایک بار حج واجب ہے، اس پر امت کا اجماع ہے۔''

یہ بات بھی ثابت ہے کہ جس سال حج فرض ہوا۔ (حج 9ھ کو فرض ہوا۔ مرعاۃ المفاتیح) تو صحابہ رضی اللہ عنھم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج ادا کیا۔

(نسائی، مناسک الحج، الخطبة قبل يوم التروية، ح: 2993)

جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج (حجۃ الوداع) 10ھ میں ادا کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سمیت بہت سے صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حج کر چکے تھے۔ ان استطاعت رکھنے والے صحابہ نے تو یہ نہ کہا کہ ہم پر ابھی حج فرض نہیں ہوا۔ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حج کریں گے تب ہم کریں گے۔

سید الاولین والآخرین کے مقابلے میں ان پیروں کی حیثیت ہی کیا ہے؟ لہذا ان بے عملوں کے حج نہ کرنے سے مریدوں سے حج ساقط نہیں ہوتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

حج بیت اللہ کے احکام ومسائل، صفحہ: 483

محدث فتویٰ